Aqa ka Mahina

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عاشقِ دُرودو سلام کا مقام

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جیِّد عالم حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر مُجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الواحد کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سیِّدُ نا ابو بکر مجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الواحد نے فوراً کھڑے ہوکر اُن کو گلے لگالیا اور پیشانی چوم لی، پھر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھالیا۔ حاضرین نے حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر مجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الواحد سے عرض کیا، کہ آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قدر تعظیم کیوں؟ حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر مُجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الواحد نے جواب دیا کہ میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، الحمدُ للہ آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے کھڑے

ہو کر ان کو سینے سے لگالیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ میں
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
نے عرض کیا، یارسول اللہ! شبلی پر اِس قدر شفقت کی وجہ؟ اللہ عزوجل کے محبوب،
دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے
ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے، لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○
(پ ۱۱ التوبہ ۱۲۸)
اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔ (جَذبُ الْقُلوب اردو ص ۲۷۱)

صلّوا علی الحبیب! صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمّد

سبز پرچہ

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ
شَعبانُ المُعظَّم کی پندرہویں شب عبادت میں مصروف تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک
''سبز پرچہ'' ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اُس پر لکھا تھا، ''هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ
مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ'' یعنی خدائے مالک
وغالب اللہ عزوجل کی طرف سے یہ ''جہنّم کی آگ سے بَراءَت نامہ'' ہے جو اُس کے

بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔'' (تفسیر روح البیان ج۸ ص ۴۰۲ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عزوجل میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اِس حکایت میں جہاں اَمیرُ المُؤمنین سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم فضیلت کا اظہار ہے وَہیں شب براءت (برا۔ءَت) کی عظمت وشرافت کا ظُہور بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل یہ مُبارَک شب جہنّم کی بھڑکتی آگ سے بَراءَت (یعنی چھٹکارا) پانے کی رات ہے اِسی لئے اِس رات کو ''شب بَراءَت'' کہا جاتا ہے۔ یہ عظیم رات ہی کیا، بلکہ سارے کا سارا شَعبان ہی بَرَکتوں اور رَحمتوں کی کان ہے، اِسکی عظمت وشان کے بیان کیلئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مہینہ

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا شعبانُ المعظَّم کے بارے میں فرمانِ مُکَرَّم ہے،

''شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمضان اللّٰہ کا مہینہ ہے۔''

(الجامعُ الصَّغیر رقم الحدیث ۴۸۸۹ ص ۳۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شعبان کی تجلّیات وبرکات

لفظ "شعبان" میں پانچ حروف ہیں، ش، ع، ب، ا، ن۔ سیّدُنا غوثِ اعظم، محبوبِ سُبحانی، قِندیل نورانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی قدس سرّہُ الرّبانی نَقل فرماتے ہیں، "ش سے مُراد شَرَف یعنی بُزرگی، ع سے مراد عُلُوّ یعنی بُلندی، ب سے مُراد بِرّ یعنی بھلائی و اِحسان، ا سے مُراد اُلْفَت اور ن سے مُراد نُوْر ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کردی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیرُ البَرِیّہ سیّدُ الوَریٰ جنابِ محمّدِ مُصطَفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہ نبیِّ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔"

(غُنیۃُ الطالبین ج ۱ ص ۲٤٦ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

صَحابۂ کِرام کا جذبہ علیہم الرضوان

حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "ماہِ شعبان کا چاند نظر

آتے ہی صحابۂ کرام علیہم الرضوان تلاوتِ قرآنِ پاک میں مشغول ہوجاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور ومسکین لوگ ماہِ رَمضان کے روزوں کے لئے تیاری کرسکیں، حُکام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر ''حَد'' (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے بَقِیَّہ کو آزاد کر دیتے، تاجِر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کرلیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ المبارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (غنیۃ الطالبین ج۱ ص۲٤٦)

موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ

سُبحٰنَ اللّٰہِ عزَّوَجلَّ! پہلے کے مُسلمانوں کو عِبادت کا کس قَدَر ذَوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرِّک ایّام میں ربُّ الانام عزَّوَجلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان مُبارَک اَیّام خُصُوصاً ماہِ رَمَضان شریف میں دنیا کی

ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عزوجل اپنے بندوں پر مہربان ہوکر نیکیوں کا اَجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بدنصیب لوگ رَمَضانُ المبارَک میں اپنی اشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔

اے خاصۂِ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وَقت پڑا ہے
فَریاد ہے اے کِشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے دِلوں کے چین، سروَرِ کونَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ماہِ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنا پسند فرماتے۔

نَفلی روزوں کا پسندیدہ مہینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن ابی قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا،، میرے سرتاج،

صاحبِ معراج اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسندیدہ مہینہ شعبانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمضانُ المبارَک سے ملا دیتے۔

(ابو داؤد ج۲ ص ۳۱۹ رقم الحدیث ۲۴۳۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے عرض کیا، یارسول اللہ عزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شَعْبان میں روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے۔'' فرمایا، ''رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال اللہ ربُّ العٰلَمین عزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔'' (نسائی رقم الحدیث ۲۳۵۳ ج ٤ ص ۲۰۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ عزَّوجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعْبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی اِستِطاعت کے

مطابق عمل کرو کہ اللہ عزوجل اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔" (صحیح البخاری ج۲ ص۲۹۸ رقم الحدیث ۱۹۷۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

پورے شعبان کے روزے رکھنا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پورے شَعبانُ المُعَظَّم کے روزے رکھنا سنّتِ مُبارَکہ ہے جیسا کہ بُخاری شریف کی روایت میں گزرا اس لئے ہو سکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار پورے ماہِ شَعبانُ المُعَظَّم کے روزے رکھ کر اِس سُنّت پر بھی عمل کر لینا چاہئے۔

مرنے والوں کے نام

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، "تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں، "کہ میں نے عرض کی، "یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا سب مہینوں میں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟'' تومحبوبِ ربُّ الْعِباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔''

(مُسندِ ابو یعلیٰ ج ٤ ص ٢٧٧ رقم الحدیث ٤٨٩٠ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبیِ کریم، رَءُوْف رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْم کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ عزوجل (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ (۱) بَقَر عید کی رات (۲) عیدُ الفِطْر کی رات (۳) شعبان کی پندرَہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزْق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (٤) عَرَفہ (نو ذُوالحجہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔

(الدر المنثور ج ٧ ص ٤٠٢ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

نازُک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قِسمت میں کیا لکھ دیا جائے، آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چُنانچہ ''**غُنْیَۃُ الطَّالِبِین**'' میں ہے،

''بہُت سے کَفَن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، بہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبریں کُھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں۔ بہُت سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی ہَلاکت کا وَقْت قریب آچکا ہوتا ہے۔ بہُت سے مکانات کی تعمیر کا کام مکمّل ہونے والا ہوتا ہے مگر مالِکِ مکان کی موت کا وَقْت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔'' (غُنْیَۃُ الطَّالِبِین ج۱ ص ٢٥١)

؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سَو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

گناہگاروں پر کرم

سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''میرے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص ۳۸۳ رقمُ الحدیث مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

حضرتِ سیّدنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ ابنِ عمر ابنِ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو روایت نقل کی اُس میں قاتِل کا بھی ذکر ہے۔

(مُسنَدِ امام احمد ج۲ ص ۵۸۹ رقم الحدیث ۶۶۵۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سیّدنا مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اللہ عزّوجلّ شعبان

کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عداوت والے کے۔ (المعجم الرابع ص ۲۷۶ رقم الحدیث ۷۶۹ مطبوعہ دار خضر بیروت)

حضرتِ داؤد علیہ السّلام کی دعا

امیرُ المؤمنین حضرتِ مولیٰ مشکل کُشا سیِّدُنا علیُّ الْمرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم پندرہویں شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی رات اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اسی طرح شب براءت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا، "ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پندرہویں شعبان کی رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے جو بھی دُعا اللہ عزوجل سے مانگی اُسکی دُعا اللہ عزوجل نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طَلَب کی اللہ عزوجل نے اسکی مغفرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن، نجومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے چغلی کھانے والا، گویّا اور باجا بجانے والا نہ ہو: پھر یہ دُعا کی اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اِغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ اَوِ اسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا یعنی

اے اللہ عزوجل! اے داؤد (علیہ السّلام) کے رب جو اس رات میں تجھ سے دعا کرے یا مغفرت طلب کرے تو اس کو بخش دے۔" (ماثبت بالسنۃ ص ۳۵٤)

محروم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شب براءت بے حد اہم رات ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی قسمت میں کیا لکھ دیا گیا۔ لہٰذا کسی صورت سے بھی اس رات کو غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے اس رات خصوصیت کے ساتھ رحمتوں کی چھما چھم بارشیں ہوتی ہیں۔ اس مبارک رات میں اللہ تبارک و تعالیٰ "بنی کلب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ امتیوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ "قبیلۂ بنی کلب" قبائل عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر اس شب براءت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وعید ہے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں (۱) شراب کا عادی (۲) زنا کا عادی (۳) ماں باپ کا نافرمان (٤) قطع تعلق کرنے والا (۵) فتنہ باز (٦) چغل خور کی اس رات بخشش نہیں۔ ایک روایت

میں فتنہ باز کی جگہ تصویریں بنانے والا آیا ہے۔ (مُکاشفۃُ القُلوب ص ۳۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اِسی طرح کاہن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے، دو مُسلمانوں کے درمیان پُھوٹ ڈلوانے والے، اور کسی مُسلمان سے کینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چُنانچہ تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ مُتذکِّرہ گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللّٰہ کسی گناہ میں مُلوَّث ہوں تو وہ اِس شب بَراءَت کے آنے سے پہلے ہی سچّی توبہ کرلیں اور تمام مُعامَلات صاف کرلیں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، مُجدِّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند کو مکتوب شریف روانہ کیا جس کا مضمون مِن وعَن پیش کیا جاتا ہے۔

پیامِ امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالٰی عنہ

شبِ بَراءَت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت عزّوجلّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزّوجلّ بطفیلِ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور، علیہ افضل

الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، اِن کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صُلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذنِہٖ تعالیٰ حُقوقُ العِباد سے صَحَائفِ اعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عِزّت عزوجل میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِاِذنِہٖ تعالیٰ ضرور اِس شب میں اُمیدِ مغفرت تامہ (تام ـ منہ) ہے بشرطِ صحّتِ عقیدہ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ یہ سنّتِ مُصالحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صُلح کروانا) ومعافیٔ حُقوق بحمدہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجراء کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اِس پر عمل کریں

ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے ۔) کے مِصداق ۔اور اِس فقیر کیلئے عفو وعافیت دارَین کی دُعا فرمائیں۔فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔(ان شاء اللہ عزوجل) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے۔صُلح ومُعافی سب سچے دل سے ہو۔وَالسلام

فقیر احمد رضا قادِری از بریلی

پندرہ شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم علیہ افضلُ الصّلوۃ والتسلیم کا فرمانِ عظیم ہے، ''جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اُس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے، ''ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طلَب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کے اُسے روزی دوں! ہے کوئی مُصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے

کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔''

(سنن ابن ماجه ج٢ ص ١٦٠ رقم الحديث ١٣٨٨ مطبوعه دار المعرفة بيروت)

فائدے کی بات

شبِ بَراءَت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو چودھویں شعبانُ المُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اَعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ ١٤ شعبان کو عصر کی نماز پڑھ کر مسجد میں نَفلی اعتکاف کی نیت سے ٹھہرا جائے تاکہ اعمالنامہ تبدیل ہونے کے آخری لمحات میں مسجد کی حاضری اور اعتِکاف لکھا جائے۔

مغرب کے بعد چھ نوافل

معمولاتِ اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ سے ہے کہ مغرب کے فَرض وسُنَّت وغیرہ کے بعد ٦ چھ رَکعت نَفْل (نَفْ۔ل) ٢ دو دو رَکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی ٢ دو رَکعتوں سے پہلے یہ نیت کریں، یا اللہ عزوجل ان کی بَرَکت سے درازیٔ عُمر بالخیر عطا فرما''۔ اس کے بعد ٢ دو رَکعت میں یہ نیت

کریں، ''یا اللہ عزوجل ان کی برکت سے بلاؤں سے حفاظت فرما'' اور اس کے بعد والی دو رکعتوں کیلئے یہ نیت کریں، ''یا اللہ عزوجل ان کی برکت سے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر'' ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قُل ھُوَ اللہُ اَحَد (پوری سورت) یا ایک بار سُورہ یاسین شریف پڑھیں بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں۔ اِس میں یہ خیال رکھیں کہ دوسرا اِس دوران زَبان سے یاسین شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے۔ ان شاءَ اللہ عزوجل رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد ''دُعائے نصفِ شعبان'' بھی پڑھیں۔ (یہ دعا آخری صفحے میں ملاحظہ فرمائیں)

سگِ مدینہ کی التِجائیں

الحمدللہ سگِ مدینہ (راقم الحُروف) کا سالہا سال سے شب بَراءَت میں اُوپر بتائے ہوئے طریقے کے مطابق چھ نوافل و تلاوت کا معمول ہے۔ مغرِب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے۔ فرض و واجب نہیں اور مغرِب کے بعد نوافل

وتلاوت کی شریعت میں کہیں ممانعت بھی نہیں لہٰذا ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجد میں اس کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھر میں یہ اعمال بجالائیں۔

سال بھر جادو سے حفاظت

شَعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں رات بیری (یعنی بیر کے درخت) کے سات پتّے پانی میں جوش دیکر (جب نہانے کے قابل ہو جائے تو) غُسل کریں اِن شاءَ اللّٰہُ العزیز عزَّوَجَلَّ تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔

(اسلامی زندگی ص ۱۱۳ مکتبۂ اسلامیہ لاہور)

شبِ براءت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مِل گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہیں اِس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اُس کا رسول عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تمہاری حق تلفی کریں

گے۔ میں نے عَرض کیا، یارسولَ اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (مُ۔طَہ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔تو آقائے دوجہان رَحمتِ عالَمیان، مدینے کے سُلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ تعالٰی شعبان کی پندرَہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قَبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گُنہگاروں کو بَخش دیتا ہے۔''

(ترمذی ج۲ ص۱۸۳ رقم الحدیث ۷۳۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

قبر پر موم بتیاں جلانا

شبِ بَرَاءَت (بَ۔را۔ءَت) میں اسلامی بھائیوں کا قبرِستان جانا سُنّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بَتِیّاں نہیں جلاسکتے، ہاں اگر تِلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضَرورۃً اُجالا حاصِل کرنے کے لئے قَبْر سے ہٹ کر موم بتی جلاسکتے ہیں، اِسی طرح حاضِرین کو خوشبو پہنچانے کی نیّت سے قَبْر سے ہٹ کر اگر بتِیّاں جلانے میں حَرَج نہیں۔مزاراتِ اَولیاء رحمہم اللہ پر چادر چڑھا

نا اور اُس کے پاس چَراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ مُتَوَجِّہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضِر ہو کر اِکتِسابِ (اِک۔تِ۔سابِ) فیض کرتے ہیں۔ اگر اَوْلیاء اور عوام کی قَبْریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد خَتْم ہو کر رہ جائیں۔

آتَشبازی کا مُوْجِد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَراءَت جہنّم کی آگ سے بَراءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مُسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے چُھٹکارا حاصِل کرنے کے بجائے خود پیسے خَرْچ کر کے اپنے لئے آگ یعنی آتَشبازی کا سامان خریدتے ہیں اور اِس طرح خوب آتَشبازی چلا کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں۔ ''اسلامی زندگی'' میں حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''آتَشبازی نمرود بادشاہ نے اِیجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو

اُس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی ص ۶۳)

آتَشبازی حرام ھے

افسوس! آتَشبازی کی ناپاک رَسم اب مُسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَشبازی کی نَذر ہو جاتا ہےاور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَشبازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جَل کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے۔ پھر یہ کام اللہ عزوجلّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''آتَشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔'' (اسلامی زندگی ص ۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خُدایا واسطہ

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بَخش دے ربِّ محمّد تو مری، ہر اِک خطا

دعائے نصف شعبان المعظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَاذَا الطَّوْلِ وَالْإِنْعَامِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَأَمَانُ الْخَائِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ أُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا أَوْ مَحْرُوْمًا أَوْ مَطْرُوْدًا أَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَإِقْتَارَ رِزْقِيْ وَأَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ أُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتٰبِ ۝ إِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْأَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ وَيُبْرَمُ أَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَأَنْتَ بِهٖ أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: اللہ عزّوجلّ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اے اللہ عزّوجلّ! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پریشان حالوں کا مددگار پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے، اے اللہ عزّوجلّ! اگرتُو اپنے یہاں اُمُّ الکِتاب (یعنی لَوحِ محفوظ) میں مجھے شقی (یعنی بدبخت)، محروم، دُھتکارا ہوا اور رزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ عزّوجلّ! اپنے فضل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذلّت اور رزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الکِتاب میں مجھے خوش بخت، رزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثبت فرمادے۔ کہ تُو نے ہی تیری نازل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی زبان پر فرمایا اور تیرا فرمانا حق ہے: "اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔" (کنزالایمان) خدایا عزّوجلّ! تجلّیِ اعظم کے وسیلے سے جو نصفِ شَعبانُ المُکَرَّم کی (پندرھویں) رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یااللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تُو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تُو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر دُرُود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عزّوجلّ کے لئے ہیں۔

اے اللہ عزوجل! اے داؤد (علیہ السلام) کے رب جو اس رات میں تجھ سے دعا کرے یا مغفرت طلب کرے تو اُس کو بخش دے۔" (ماثبت بالسُّنۃ ص ۳۵۴)

محروم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَراءَت بے حد اَہَم رات ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی قسمت میں کیا لکھ دیا گیا۔ لہٰذا کسی صورت سے بھی اِس رات کو غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے اس رات خُصوصیّت کے ساتھ رَحمتوں کی چَھما چَھم بارِشیں ہوتی ہیں۔ اِس مُبارَک رات میں اللہ تبارَک وَ تعالیٰ "بَنی کلب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ اُمّتیوں کی مغفِرت فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے کہ "قبیلۂ بنی کَلب" قبائلِ عَرَب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر اِس شبِ بَراءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہ الوالی فرماتے ہیں (۱) شراب کا عادی (۲) زِنا کا عادی (۳) ماں باپ کا نافرمان (۴) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (۵) فِتنہ باز (۶) چُغل خور کی اس رات بخشش نہیں۔ ایک روایت

کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عداوت والے کے۔ (المعجم الرابع ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۷۶۹ مطبوعہ دار خضر بیروت)

حضرتِ داؤد علیہ السّلام کی دعا

امیرُ المؤمنین حضرتِ مولیٰ مشکل کُشا سَیِّدُ نا علیُّ الْمرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم پندرہویں شعبانُ الْمُعَظَّم کی رات اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ براءت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا، "ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرتِ سیِّدُ نا داؤد علٰی نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پندرہویں شعبان کی رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے جو بھی دُعا اللہ عزّوجلّ سے مانگی اُس کی دُعا اللہ عزّوجلّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفِرت طلَب کی اللہ عزّوجلّ نے اس کی مغفِرت فرما دی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عشّار (یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن، نجومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے چُغلی کھانے والا، گویّا اور باجا بجانے والا نہ ہو۔ پھر یہ دُعا کی اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِهِ اللَّیْلَةِ اَوِ اسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا یعنی